بڑے نامور علماء ماہرینِ علوم و فنون ہوتے تھے (جلد اول ص ۸)

برطانوی راج کے قایم ہو جانے کے بعد مدارسِ عربیہ کے نظام میں یہ ہمہ گیری نہیں رہ سکی اور ان کا شیرازہ پراگندہ ہو گیا اس کا اثر مسلمانوں کی اقتصادی حالت پر بھی پڑا کیونکہ تعلیم نہ پا سکنے کی وجہ سے وہ حکومت کے صیغوں میں کوئی عہدہ نہیں لے سکتے تھے۔ وارن ہیسٹنگز نے جو ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر کلکتہ میں "کلکتہ مدرسہ" کے نام سے ایک مدرسہ قایم کیا جس کا سنگِ بنیاد ۱۷۸۰ء میں رکھا گیا تھا۔ اس کلکتہ مدرسہ کی غرض تاسیس کیا تھی؟ اسے خود مذکورۂ بالا یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ کی زبان سے سنیے:۔

"اپنی حکومت کے قیام کے بعد اہل برطانیہ نے سوچا کہ اب یہاں کے لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے کچھ کرنا چاہئے چنانچہ وارن ہیسٹنگز نے ایک شاندار کارنامہ یہ کیا کہ کلکتہ مدرسہ قایم کیا جس کا مقصد (خود وارن ہیسٹنگز کے لفظوں میں) یہ تھا کہ مسلمان شرفا کے بچے تعلیم یافتہ ہو کر حکومت کے ذمہ دار اور بیش قرار تنخواہوں والے عہدوں پر سرفراز ہو سکیں چنانچہ مسلمانوں کے عہدِ حکومت کے مدارس میں جو جامع اور ہمہ گیر نصاب پڑھایا جاتا تھا وہی نصاب کلکتہ مدرسہ میں رائج کیا گیا یہ نصاب علوم دینیہ اور غیر علوم دینیہ سب پر مشتمل تھا" (جلد اول ص ۸)

قومی مدارس کا قیام

لیکن اس عہد میں مسلمانوں کے جو قومی مدارسِ عربیہ قایم ہوئے اور ان میں سبقت و تقدم کا سہرا دار العلوم دیوبند کے سر ہے وہ اپنے نظامِ تعلیم کو پہلے زمانہ کے مدارس کی طرح زیادہ وسیع اور ہمہ گیر نہیں بنا سکے اور ادھر انگریزی اسکولوں اور کالجوں کے قیام کی وجہ سے ایک تعلیم جدید کا آغاز ہو گیا اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہی ہونا تھا کہ تعلیم یافتہ گروہ دو حصوں میں بٹ گیا اور یہ دونوں طبقے ایک دوسرے کے حلیف نہیں بلکہ حریف بن گئے۔

مدارسِ عربیہ کا نظامِ عمل صرف دینی اغراض تک محدود ہو کر رہ گیا اور حق یہ ہے کہ اس کے اسباب طبعی اور قدرتی ہیں جن کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

ہندوستان میں برطانوی راج کے پاؤں جم جانے کے بعد بعض دور اندیش اور درد مند علما نے محسوس کیا کہ اس انقلاب کا سب سے برا اثر مسلمانوں کے دین اور مذہب پر پڑ سکتا ہے۔ اب نئی حکومت کے ماتحت نئی زبان اور نئے علوم و فنون کی ترویج و اشاعت کا سر و سامان کیا جائے گا۔ اس بنا پر اگر اس وقت مسلمانوں کے دین کو محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کی گئی تو اس کا نتیجہ ارتداد کی شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے اس خطرہ کے انسداد کے لئے ان علما نے مدارس کا اجرا کیا اور پہلے دیوبند اور مراد آباد میں اور اس کے بعد دوسرے شہروں اور قصبوں میں مدارس کا ایک طویل سلسلہ قایم کر دیا۔

جہاں تک مدارسِ عربیہ کے قیام و تاسیس کے اس مقصد کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ مقصد باحسن وجوہ حاصل ہو گیا اور علمائے کرام کی مساعی بار آور ہو کر رہیں۔ چنانچہ ان مدارسِ عربیہ کا ہی یہ اثر ہے کہ آج ہندوستان کے مسلمانوں میں بحیثیت مجموعی جو دینداری۔ خدا پرستی، مذہب سے لگاؤ، اسلامی روایات و کلچر کا احترام پایا جاتا ہے وہ خود حجاز کے لوگوں میں نہیں ہے۔ عراق، شام اور مصر و فلسطین کا تو ذکر ہی کیا ہے؟

لیکن ان مدارس کے قیام سے اصل مقصد چونکہ دین کا تحفظ تھا اور انقلابِ حکومت نے جو خطرات پیدا کر دیئے تھے ان کے پیشِ نظر علما کے نزدیک اس سے زیادہ ضروری کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی تھی کہ مسلمانوں کی دنیا تو خیر برباد ہی تھی کسی طرح ان کا دین بچا رہے اس بنا پر مدارسِ عربیہ سے جو علمی یا دنیوی فوائد پہلے حاصل کئے جاتے تھے اب وہ بہت مضمحل۔ ناقابلِ اعتنا اور ناشائستہ التفات ہو گئے اور مدارسِ عربیہ کا قیام ان کے نصاب و طریقہ تعلیم ہر چیز کا مقصد صرف دین اور اس کا تحفظ ہو گیا۔ چنانچہ دینیات کے علاوہ جو اور علوم پڑھائے جاتے تھے ان کا نام علومِ آلیہ رکھا گیا۔ یعنی گویا یہ ایسے علوم ہیں

جن کی بذات خود کوئی اہمیت نہیں ہے لیکن چونکہ ان کے پڑھنے پڑھانے اور درس و مطالعہ سے قرآن و حدیث کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے اس لئے ان کو بھی نصاب میں شامل رکھا گیا ہے۔ اس ذہنیت کا اثر بجز اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ خود مدرسہ کے وجود میں جو پھیلاؤ تھا وہ سکڑ جائے اس کے مقاصد میں جو جامعیت اور ہمہ گیری تھی وہ ختم ہو جائے اور اس کے نصاب میں جو وسعت و پہنائی اور افادیت و سودمندی تھی وہ محدود ہو کر رہ جائے۔ (باقی آئندہ)

سب رس

ماہنامہ
ادارۂ ادبیات اردو
کا

مئی اور جون کا مشترکہ شمارہ اردو کانفرنس نمبر ہوگا

حیدرآباد کی اس کانفرنس میں اردو کے جن مشاہیر شعرا اور ادیبوں نے شرکت فرمائی ان کے وہ خطبات، تقاریر اور مقالے جو کانفرنس میں پڑھے گئے انھیں "سب رس" آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ کانفرنس کے سلسلہ میں جو مشاعرہ ترتیب دیا گیا تھا اس کی کامیاب نظمیں بھی زینت رسالہ کی جارہی ہیں اس شمارہ کی ضخامت دو سو صفحات سے زیادہ ہی رہے گی۔ قیمت تین روپے ہوگی لیکن مستقل خریداروں سے علیحدہ قیمت نہیں لی جائے گی رسالے کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے

پتہ :- ماہنامہ سب رس۔ ادارہ ادبیات اردو خیریت آباد حیدرآباد دکن